رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۱۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۞ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۳۱ مئی ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۷۸

میاں سر فضل حسین کا تقرر اور ہندو پریس

۲۷ مئی کی اشاعت میں جو مقالہ افتتاحیہ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں سر فضل حسین کے تقرر کو نہ صرف خلافِ انصاف قرار دیتے ہوئے

ملک سر فیروز خان نون کی بجائے وزارتِ تعلیم پنجاب کے عہدہ پر میاں سر فضل حسین صاحب کے تقرر کو تمام بہی خواہان پنجاب نے نہایت پسندیدگی اور اطمینان کی نظر سے دیکھا ہے۔ پنجاب کے تمام سیاسی حلقے سوائے چند ایک "تنگ نظر اور فرقہ پرست شہری ہندوؤں کے اس تقرر پر انتہائی مسرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور فی الواقعہ میاں صاحب موصوف ایسے قابل اور مدبر انسان کا وطن کی خدمت کا بار اٹھانے کے لئے تیار ہو جانا خوش قسمتی امر ہے۔ کیونکہ انہوں نے جس قابلیت۔ تدبر اور شجاعت سے پنجاب اور اس کے بعد ہندوستان میں قومی و ملکی خدمات سر انجام دی ہیں اس کا آپ کے اشد ترین مخالفوں کو بھی اعتراف ہے لیکن برا ہو تعصب اور تنگ ظرفی کا۔ جو انسان کو حق گوئی اور انصاف پروری سے محروم کر دیتا ہے۔ یہی حال ان ہندو اخبارات کا ہے جو میاں صاحب موصوف کی جا و بے جا مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ایسے اخبارات سے چونکہ ہمیں انصاف پسندی کی توقع ہی نہیں اس لئے گلہ فضول ہے۔ لیکن ہمیں تعجب ہے کہ ملاپ ایسے آزاد خیال اخبار نے بھی اس بارے میں تنگ دلی سے کام لیا ہے۔ چنانچہ

بلکہ رائے عامہ کی خلاف ورزی سے تعبیر کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

"سر فیروز خاں نون کی جگہ جو ہائی کمشنر فار انڈیا لنڈن ہو کر عنقریب انگلستان جانے والے ہیں سر فضل حسین کو وزیر مقرر کر کے سر ہربرٹ ایمرسن نے ایک ایسا اقدام کیا ہے۔ جو خلاف انصاف اور رائے عامہ کے منافی ہے"

اس کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

تعجب یہ ہے۔ کہ معاصر مذکور نے یہ اس صورت میں لکھا ہے۔ جبکہ اسے اعتراف ہے۔ کہ :۔

"میاں سر فضل حسین نہایت عالی دماغ۔ اور اعلےٰ قابلیت رکھنے والے مدبر ہیں" اور "قابلیت اور اہلیت کے لحاظ سے ہندوستان میں بہت کم لوگ آپ سے بڑھکر ہیں" نیز یہ کہ "آپ بے نظیر قابلیت رکھنے والے سیاستدان ہیں" اور "آپ نہایت اعلےٰ وزیر ثابت ہونگے"

جو انسان اس پایہ کا ہو۔ اس کے تقرر کی مخالفت کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ خواہ مخواہ تنگ دلی۔ اور تعصب کا ثبوت دیا جائے :۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک اہم ارشاد

۲۸ جون ہر جگہ جلسے منعقد کئے جائیں

قادیان ۲۹ مئی۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ میں اعلان فرمایا۔ کہ میں نے ایک دفعہ پہلے جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ تحریک جدید کے متعلق سال میں دو دفعہ ہر جگہ ایسے جلسے منعقد کئے جایا کریں جن میں اس تحریک کے اغراض اس کے مقاصد۔ اس کی ضرورت۔ اس کی اہمیت۔ اور اس کو پورا کرنے کے طریقوں پر روشنی ڈالی جائے اور نہایت اچھی طرح یہ تحریک لوگوں کے ذہن نشین کی جائے۔ تا جو سست ہیں۔ وہ چست ہو جائیں۔ جو ناواقف ہیں۔ وہ واقف ہو جائیں۔ اور جو پہلے ہی چست ہیں وہ اور زیادہ چست اور ہوشیار ہو جائیں اس سال اس کا اعلان کرنے میں کسی قدر تاخیر ہو گئی ہے اس لئے آج میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ جون کے مہینہ میں اٹھائیس تاریخ کو جو اتوار آنے والا ہے۔ اس میں تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ جلسے منعقد کریں۔ اور تحریک جدید کے مختلف شعبوں کے متعلق لیکچر دیں۔ اور مضامین پڑھیں۔ جہاں اچھے لیکچرار میسر نہ آسکیں۔ وہاں جماعت کے افراد کو چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے متعلق میرے خطبات کو نکال کر وہی لوگوں کو سنا دیں۔ اور نہایت عمدگی سے اس تحریک کی ضرورت اور اس کے اغراض و مقاصد کی تشریح و توضیح کریں :۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے مطابق تمام جماعتیں ابھی سے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کرنے والوں کا انتظام کریں :۔

پھر آئینی لحاظ سے بھی یہ تقرر بالکل درست اور منصفانہ ہے۔ کیونکہ ذمہ وار طرز حکومت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ وزارتوں کا انتخاب اس تائید وحمایت اور اثر کی بنا پر کیا جائے جو منتخب کردہ اشخاص کو لیجسلیچر میں حاصل ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ پنجاب کونسل کی اکثریت کا لیڈر ہونے کی حیثیت میں میاں سر فضل حسین صاحب کو جو تائید حاصل ہے۔ اور اس پارٹی کا آپ کو جو اعتماد حاصل ہے۔ وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔

لہذا اس پہلو سے بھی آپ کا تقرر بالکل موزوں اور مقتضیات آئین و انصاف کے مطابق ہے۔

ایک اور اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ آپ کو پنجاب کونسل کی رکنیت حاصل نہیں۔ اس لئے آپ کو وزارت کے عہدہ پر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ مگر یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ نہ صرف آئین اس بات کی پوری اجازت دیتا ہے۔ کہ کونسل کی رکنیت کے بغیر چھ ماہ کے عرصہ کے لئے کسی کو وزیر مقرر کر دیا جائے۔ بلکہ اس پارلیمنٹ میں ایسے تقرر کی مثالیں بھی موجود ہیں جن کے نمونہ پر مجالس واضع قوانین قائم کی گئی ہیں۔

جہاں تک اس تقرر میں رائے عامہ کا تعلق ہے۔ اس میں بھی معاصر مذکور غلط فہمی کا شکار ہوا ہے۔ ہر طرف سے جس مسرت اور اطمینان کے ساتھ اس تقرر کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اس سے رائے عامہ کی تائید وحمایت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر چند ایک تنگ نظر ہندو جن کا شکار یہی ہے کہ ہر مسلمان کے تقرر کی مخالفت بلکہ خلاف ہوں تو اسے رائے عامہ نہیں کہا جا سکتا اور نہ اسے کوئی وقعت دی جا سکتی ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۳ مئی سے ۵ ۲ مئی تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	مقام
	دستی بیعت	
۱	لال محمد صاحب	ریاست پونچھ
۲	محمد بی صاحبہ	بٹورہ
۳	حاجی ابراہیم صاحب	"
۴	رشیدہ صاحبہ	"
	تحریری بیعت	
۵	راجہ مالی صاحب	ریاست کشمیر
۶	حبیب بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۷	سید حیدر صاحب	ریاست حیدرآباد دکن
۸	نواب دین خانصاحب	ضلع لاہور
۹	رحمت اللہ صاحب	ضلع گورداسپور
۱۰	ایک صاحب	" "
۱۱	شیخ غلام محمد صاحب	ریاست کشمیر
۱۲	ولیا صاحب	" "
۱۳	ولی محمد صاحب	" "
۱۴	محمد علی صاحب	" "
۱۵	بلند بخش صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۶	فیروز الدین صاحب	" "
۱۷	اللہ رکھا صاحب	" "
۱۸	غلام حیدر صاحب	" "
۱۹	فتح الدین صاحب	" "
۲۰	اللہ دتا صاحب	" "
۲۱	عصمت اللہ صاحب	" "
۲۲	خوشی محمد صاحب	" "
۲۳	کرم داد صاحب	" "
۲۴	محمد شریف صاحب	" "
۲۵	محمد طفیل صاحب	" "
۲۶	سردار خانصاحب	" "
۲۷	عالمہ خاتون صاحبہ	سندھ
۲۸	سلطان بی بی صاحبہ	" جہلم
۲۹	عبدالرحمٰن خانصاحب	بنگال
۳۰	ہاجرہ خاتون صاحبہ	"

فخر وطن پنڈت جواہر لال نہرو کا لاہور میں شاندار استقبال

آل انڈیا نیشنل لیگ کورز کی طرف سے

(الفضل کے خاص رپورٹر کے قلم سے)

لاہور ۲۹-اپریل- آج حسب پروگرام پنڈت جواہر لال صاحب نہرو لاہور تشریف لائے۔ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کی خواہش پر آل انڈیا نیشنل لیگ کورز کی طرف سے آپکے استقبال کا انتظام کیا گیا تھا۔ چونکہ کانگرس نے صرف پانصد والنٹیرز کی خواہش کی تھی اس لئے قادیان سے تین صد اور سیالکوٹ سے دو صد کے قریب والنٹیرز ۲۸ مئی کو لاہور پہنچ گئے۔ قادیان کی کور دس بجے شام یہاں پہنچی۔ گاڑی کے آنے پر جناب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ اور قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کورز موجود تھے۔ پولیس کا بھی زبردست مظاہرہ تھا کنسٹبلوں کی بہت بڑی تعداد کے علاوہ پولیس کے بڑے بڑے افسر بھی موجود تھے۔ قادیان سے کار خاص کے سپاہی ساتھ آئے اور عصر تک ساتھ رہے۔ احمدیہ ہوسٹل میں جہاں قیام کا انتظام تھا جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے ایک مختصر مگر برمحل اور برجستہ تقریر کی جس میں بتایا کہ ہم آج اپنے عمل سے یہ ثابت کرنے کیلئے آئے ہیں کہ آزادی وطن کی خواہش میں ہم کسی سے پیچھے نہیں ہیں اور ہم نے نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا سے ظلم اور ناانصافی کو مٹانا ہے اور صحیح سیاسیات کی بنیاد رکھنی ہے۔ آپ لوگ اس موقعہ پر کسی صورت میں کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو سلسلہ کیلئے کسی طرح کی بدنامی کا موجب ہو۔

علی الصباح ۶ بجے تمام باوردی والنٹیرز باقاعدہ مارچ کرتے ہوئے ریلوے سٹیشن پر پہنچ گئے۔ یہ نظارہ صد درجہ جاذب توجہ اور روح پرور تھا۔ ہر شخص کی آنکھیں اس طرف اٹھ رہی تھیں استقبال کا تقریباً تمام انتظام کور ہی کر رہی تھی اور کوئی آرگنائزیشن اس موقعہ پر نہ تھی سوائے کانگرس کے ڈیڑھ دو درجن والنٹیروں کے۔ سٹیشن سے لیکر جلسہ گاہ تک اور پلیٹ فارم پر انتظام کیلئے ہمارے والنٹیرز موجود تھے۔ پلیٹ فارم پر جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایم۔ایل۔سی قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کورز بنفس نفیس موجود تھے۔ اور باہر جہاں آکر پنڈت جی نے کھڑا ہونا تھا۔ جناب شیخ صاحب موجود تھے ہجوم بہت زیادہ تھا۔ بالخصوص پنڈت جی کی آمد کے وقت مجمع میں بے حد اضافہ ہوگیا۔ اور لوگوں نے صفوں کو توڑنے کی کوشش کی۔ مگر ہمارے والنٹیروں نے قابل تعریف ضبط اور نظم سے کام لیا۔ اور حلقہ کو قائم رکھا۔ پنڈت جی کے سٹیشن سے باہر آنے پر جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے لیگ کی طرف سے آپ کے گلے میں ہار ڈالا کور کی طرف سے حسب ذیل ماٹو جھنڈیوں پر خوبصورتی سے آویزاں تھے۔ (1) Beloved of the nation welcome you. (2) We join in Civil Liberties Union. (3) Long live Jawahar Lal.

کور کا مظاہرہ ایسا شاندار تھا۔ کہ ہر شخص اس کی تعریف میں رطب اللسان تھا۔ اور لوگ کہہ رہے تھے۔ کہ ایسا شاندار نظارہ لاہور میں کم دیکھنے میں آیا ہے۔ کانگرسی لیڈر کور کے ضبط اور ڈسپلن سے حد درجہ متاثر تھے۔ اور بار بار اس کا اظہار کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ ایک لیڈر نے جناب شیخ صاحب سے کہا۔ کہ اگر آپ لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں۔ تو یقیناً ہماری فتح ہوگی۔

پنڈت جی کے قیامگاہ کی طرف تشریف لے جانے پر کورز باقاعدہ مارچ کرتے ہوئے احمدیہ ہوسٹل میں آئیں۔ اور وہاں جناب شیخ صاحب نے پھر ایک تقریر کی جس میں کور والوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ اور بتایا۔ کہ آپ لوگ ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں۔ کہ دنیا میں انصاف قائم کرنے اور ظلم و ناانصافی کو مٹانے کے لئے ہر قربانی کرنا آپ کا فرض ہے۔

احمدیہ ہوسٹل میں کھانے کا بہت اچھا انتظام تھا۔ جس کے مہتمم بابو غلام محمد صاحب تھے۔ ماسٹر نذیر احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل نے بھی مہمانوں کی آسائش کے لئے بہت کوشش کی۔ قادیان کی کورز ۲۹ کو [illegible]

درس القرآن کے متعلق اطلاع۔ اس پرچہ میں درس القرآن کا ضمیمہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی ایسے بھائی کو جس نے اپنے نام درس جاری کرنے کے لئے لکھا ہو ضمیمہ کے صفحات ۲۹- تا ۳۲ نہ پہنچیں۔

بوڈاپسٹ (ہنگری) میں تبلیغ اسلام کے متعلق ایک احمدی مجاہد کی مختصر رپورٹ

ہنگری کا سب سے پہلا احمدی

از چودھری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

لیکچر

ماہ اپریل میں دو قابل ذکر لیکچر دیئے پہلا لیکچر ۱۰ اپریل کو English Speaking Circle of Hungary میں زیر صدارت پروفیسر Manzgali ہوا۔ پروگرام اخباروں میں شائع ہو چکا تھا۔ لیکچر کا عنوان سلسلہ احمدیہ تھا۔ ایک گھنٹہ وقت تھا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ مسیحیت۔ مسیح ناصری علیہ السلام کا واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان میں آ کر فوت ہونا بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختصر حالات زندگی اور جماعت کی ترقی کا ذکر کیا۔ لیکچر کے بعد پندرہ بیس منٹ تک سوال و جواب بھی ہوئے۔ اور چند ذی عزت اشخاص کو بعد اختتام میٹنگ تبلیغ کی۔ پندرہ اشخاص کو اسلام کے متعلق ٹریکٹ دیئے۔

دوسرا لیکچر ۱۶ اپریل کو International Club میں ہوا۔ اخباروں میں اس کا بھی اعلان ہو چکا تھا۔ مگر صرف مدعو اصحاب کو آنے کی اجازت تھی۔ کلب کی ایگزیکٹو کمیٹی نے قریباً دو صد امراء وزراء و ممبران پارلیمنٹ و کونسل کو مدعو کیا تھا۔ حاضرین کی تعداد ایک سو کے قریب تھی۔ لیکچر کا عنوان یہ تھا۔ "اسلام سلسلہ احمدیہ کی روشنی میں" پروفیسر جرماتوس نے پہلے دس منٹ تقریر کر کے حاضرین سے میرا تعارف کراتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا۔ پھر خاکسار کا لیکچر شروع ہوا۔ اور ۵۰ منٹ حاضرین سے اسلام کے دلکش و پُر دلائل ہونے کا ذکر کرنے کے بعد مسلمانوں کا اصل مقصد سے دور جا پڑنا بیان کرتے ہوئے یورپ کے لوگوں میں اس وقت تک اسلام نہ پھیلنے کے وجوہات بیان کئے۔ اور دعوےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا۔ کہ اب پھر اسلام تمام دنیا کا مذہب ہوگا۔ اور ایک زور دار اپیل کی۔ کہ مسیح ناصری علیہ السلام خدا تعالےٰ کے ایک برگزیدہ رسول تھے۔ اور خدائی اور ابنیت کا الزام جو پادری ان پر لگا رہے ہیں۔ محض افتراء ہے۔ چند حوالے دے کر بتایا کہ مسیح علیہ السلام صلیب کے بعد گلیل سے ہو کر کشمیر میں وفات پا گئے۔ اور اب ان کی دوبارہ آمد سے مراد ان کی خو بُو کا ایک انسان ہدایت کے لئے مقرر ہونے سے مراد ہے۔

آخر میں پادریوں کو چیلنج دیا کہ اگر اسلام کے سچا مذہب ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میں ان کو شبہ ہے۔ تو چند بیمار چن لئے جائیں۔ پھر ان تقسیم شدہ بیماروں کے لئے دعا کریں۔ تو احمدیت کی فتح ہو گی۔ لیکچر ختم ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلفاء کے فوٹو دکھائے۔ اور اسلام کے متعلق ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اس ماہ میں بذریعہ لیکچر۔ ٹریکٹ و انفرادی تبلیغ کل ۲۵۰ افراد کو پیغام حق پہونچا گیا۔

انفرادی تبلیغ

ماہ اپریل میں ۶۲ آدمیوں کو لیکچروں کے علاوہ ملاقات کے دوران میں تبلیغ کی گئی۔ جن میں سے اکثر پروفیسر اور سکولوں کی معلمہ عورتیں تھیں۔ چھ وزراء و ممبران پارلیمنٹ تھے۔ کچھ ٹریکٹ بھی دیئے گئے۔

لٹریچر کی تقسیم

بعض اصحاب کو ہنگری زبان کا ایک ٹریکٹ "اسلام" دیا۔ اور پندرہ اصحاب کو جناب درد صاحب کی خدمت میں لکھ کر اخبار اور ٹریکٹ بھجوائے۔ جو بہت کار آمد ثابت ہوئے۔

سوسائٹیوں میں شمولیت

اس ماہ میں پانچ سوسائٹیوں کی طرف سے دعوت نامے آنے پر شامل ہوا۔ چونکہ میں سبز یا سفید پگڑی باندھ کر جاتا۔ اس لئے تقریباً تمام ممبران کی توجہ میری طرف ہوتی۔ جو لوگ انگریزی نہ سمجھتے۔ وہ بھی دوسروں سے پوچھ کر میری گفتگو کا لب لباب سمجھ لیتے۔ سوسائٹیوں میں زیادہ تر سکولوں اور یونیورسٹی کے استاد اور پروفیسر شامل ہوتے تھے۔ اور زیادہ تعداد عورتوں کی ہوتی تھی۔ جو مڈل سکولوں یا ہائی سکولوں میں بطور معلمہ کام کرتی ہیں۔ میں نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ بوڈاپسٹ شہر میں اعلےٰ یا درمیانہ طبقہ کے لوگوں میں ۱۰ فیصدی عورتیں انگریزی جانتی ہیں۔ اور ۱۰ فیصدی مرد انگریزی سے واقف ہیں۔ عورتوں کے عموماً سوال اسلام میں شادی کرنے اور طلاق کے طریق پر ہوتے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت یا نبوت کا بھی تذکرہ ہوتا۔ ہنگری میں عورتیں زیادہ ہیں اور مرد کم ہیں۔ اس لئے تعدد ازدواج کا اسلامی اصول ان کے موافق حال ہے۔

پھر عورتوں کو اس لئے اسلام سے زیادہ دلچسپی ہو گئی ہے۔ کہ ان کی مشکلات کا حل جائداد۔ شادی اور طلاق ہر قسم کے موافق حالات اسلام میں موجود ہیں۔ عورتیں عموماً تنہائی کی زندگی سے تنگ آ چکی ہیں۔ ۳۰۰ سال کی عمر کی عام عورتیں کنواریاں ہیں۔ کیونکہ خاوند نہیں ملتے۔ ہنگری کے لوگ بہت خوش اخلاق۔ سادہ اور مشرقیوں سے محبت رکھنے والے ہیں۔ مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔

لٹریری سوسائٹیاں عام طور پر ہوٹلوں میں ہوتی ہیں۔ جہاں ڈیڑھ روپیہ صرف چائے پر خرچ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اور بہت سی سوسائٹیوں میں شامل نہیں ہو سکا۔ چار سوسائٹیوں کا میں مستقل ممبر ہوں۔ ان کی ہر ہفتہ میٹنگ ہوتی ہے۔ مگر میں ایک ایک دفعہ اس مہینہ میں شامل ہوا۔ تاکہ چائے وغیرہ و دیگر اخراجات جو ٹرام وغیرہ کی صورت یا Cloakroom کی وجہ سے ہو جاتے ہیں نہ کرنے پڑیں۔

روٹری کلب۔ اور تھیوسافیکل اور میوزیکل اور میڈیکل سوسائٹی میں بھی ماہ مئی میں جانے کا ارادہ ہے۔ کیونکہ اس کے بعض ممبروں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے۔ ان سوسائٹیوں میں اعلےٰ اور درمیانہ طبقہ کے سر کردہ لوگوں سے ملاقات اور تبلیغ کا موقعہ خوب ملتا ہے اور وہ انفرادی طور پر بھی اپنے گھروں میں مجھے دعوت دیتے ہیں۔ مگر فرصت نہیں مل سکتی۔ کہ ہر ایک کی خواہش کو پورا کر سکوں۔

قیام و ترقی جماعت

۱۰ اپریل کو ڈاکٹر Julius Avar نے جو رومن کیتھولک تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا۔ اور بیعت نامہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بھیج دیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کا نام محمد احمد ظفر رکھا گیا۔ وہ علم طب و جراحی کی دو ڈگریاں پہلے حاصل کر چکے ہیں۔ اور ماہ مئی میں ان کو بوڈاپسٹ یونیورسٹی کی آخری ڈگری Doctor of Medicine & Surgery ملے گی۔ وہ پہلے ٹیونس میں ایک فرانسیسی ہسپتال میں رہ چکے ہیں۔ اور اسلام سے محبت رکھتے تھے۔ ان کی عمر ۳۰ سال ہے۔ اور متعدد زبانوں مثلاً جرمن۔ فرانسیسی۔ اطالوی۔ لاطینی اور ہنگری کے ماہر ہیں۔ اور انگریزی زبان بھی جانتے ہیں

عربی وچینی زبان کا بھی تھوڑا سا مطالعہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے بیعت کے بعد نماز سیکھی ہے سلسلہ کے انگریزی لٹریچر کا مطالعہ کافی کر چکے ہیں۔ اور ہمہ تن اخلاص سے بھرے ہیں۔ امتحان آخری کے بعد تبلیغ میں سرگرمی دکھائینگے انشاء اللہ۔ وہ افریقہ یا ہندوستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اب نماز باجماعت ہوتی ہے۔ کیونکہ اکثر وہ میرے پاس آ جاتے ہیں اور اذان بھی دیتے ہیں۔ یہاں مسجد کے بنوانے کے لئے ایک گل بابا کمیٹی چند مسلمانوں اور عیسائیوں پر مشتمل ہے مجھے بھی اس کمیٹی کا ممبر بنایا گیا ہے۔ اور زبان سیکھنے کے بعد دیگر رفاہ عام کی کمیٹیوں میں بھی شمولیت اختیار کر کے اسلام کی ہمدردی کا ثبوت انشاء اللہ جماعت احمدیہ کے افراد کے ذریعہ پیش کیا جائے گا۔

مباحثات

سوسائیٹیوں کے علاوہ بعض قابل ذکر مواقع مناظرہ کی صورت میں گفتگو کرنے کے ملے۔ ۹ اپریل۔ Rev. knight. کی تقریر English speaking of Hungary. میں ہوتی۔ اس کی تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ خاکسار کو ملا۔ اور ایک گھنٹہ عیسائیت کے خدا اور اسلام کے خدا اور ابطال الوہیت مسیح عقل اور مذہب ہستی باری تعالٰے پر گفتگو ہوئی۔ حاضرین پر اسلام کے معقول اور پر دلائل مذہب ہونے کا بہت اثر ہوا۔ اور قرار پایا کہ کسی دہریہ فلاسفر کی تلاش کر کے مجھ سے "ہستی باری تعالٰے" پر سرکل ہذا میں مناظرہ کرایا جائے۔ جلسہ کے اختتام پر پادری knight. اور اس کے ایک پر دفیس دوست کو خوب تبلیغ کی۔ اور آمد مسیح موعود کا ذکر کیا۔ ایک دوسری میٹنگ میں ڈاکٹر Fekete. جو رومانیہ کے ہیں۔ اور نوجوان وکیل ہیں۔ ان کے ساتھ ۱/۲ ۱ گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ وہ بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ میرے پاس اتنا لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے نہیں۔ ورنہ قریب قریب کے چھوٹے ملکوں میں چیدہ چیدہ آدمیوں کو احمدیت سے آشنا کرا دینے سے ہماری ترقی اور بھی زیادہ جلدی ہو سکتی ہے۔ ہو رفیسر ۲۳ کو مسٹر Harsiany.

George. جو پروٹسٹنٹ ہیں اور میرے دوست ہیں انہوں نے مجھے اپنے یوم ولادت پر مدعو کیا۔ جہاں ابطال الوہیت مسیح پر بہت گفتگو ہوتی رہی۔ اور پروفیسر Kolachvari اور مسٹر Fukno. نے جواب سے عاجز آکر English church. و Scotch mission کے انچارج پادری Rev. Dr. knight. سے مناظرہ کے لئے کہا۔ چنانچہ ۲۶ اپریل کو میں ان کے ساتھ چرچ میں گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے ذکر اور عیسٰی علیہ السلام کے معجزات اور پانچ پانچ بیماروں کو چن کر دعا کرنے کا چیلنج خاکسار نے دہرایا جس سے پادری گھبرا گیا۔ اور طویل وقت کا بہانہ بنا کر رخصت چاہنے لگا۔ میں نے ایک رات قبل بائیبل کا مطالعہ کر کے حوالے نوٹ کر کے جیب میں رکھے ہوئے تھے۔ مسٹر Fukno. تو اس پر قائم رہے کہ بقول پادری knight. مذہب میں عقل کا دخل نہیں ہے۔ مگر پادری صاحب کی اہلیہ پر دعا کے معجزہ کو آزمانے کا چیلنج جو میں نے دیا بہت خاص اثر ہوا۔

احرار کے چندے کا بازار مندا

احرار کے چندے کا بازار مندا ہونے کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے ترجمان کو بھی نامرادی کی لحد میں سلا چکے ہیں۔ اور واقف کار اصحاب کا بیان ہے۔ کہ آج کل احرار کے ڈربے سے پلاؤ قورمے کی خوشبو بھی مفقود ہے۔ اور لیڈران احرار کی گذران روکھی سوکھی ہے۔ یہ حالت دیکھ کر معاصر انقلاب کے مدیر مولانا سالک کے دل میں سابقہ تعلقات کی بنا پر جو رحم اور شفقت کا جذبہ پیدا ہوا۔ تو انہوں نے جیب احرار کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے ایک تجویز پیش کر دی۔ اگر احرار اس کی تشہیر کا وسیع پیمانہ پر انتظام کریں۔ اور اسے کامیاب بنانے کے لئے ایک شعبہ قائم کر دیں۔ تو ان کے وارے نیارے ہو سکتے ہیں۔

تجویز یہ ہے۔ کہ ایسے مقدمات جن میں ایک عورت کے کئی دعویدار ہوں۔ اور عورت کو بھی اقرار ہو۔ کہ "سب حضرات اس سے وہی تعلق رکھتے ہیں۔ جو "میاں لوگ" کا "بیوی لوگ" سے ہوا کرتا ہے"۔ تو مجسٹریٹ کو پریشان نہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ کس کے حق میں فیصلہ کرے۔ بلکہ "ایسے حالات میں اس "مشترکات" قسم کی عورت کو نیلام کر دینا چاہیئے جو اس کا زیادہ خواہاں ہو۔ وہ قیمت دے کر لے جائے۔ اور باقی سب شہنشاہ معظم کے مہمان خانے میں بھیج دئے جائیں"

اس طرح عورت کی نیلامی سے جو روپیہ وصول ہو۔ اس کا مصرف انقلاب نے یہ بتایا ہے کہ "وہ مجلس احرار کو دے دیا جائے"۔ کیونکہ ایسے آزاد لوگوں کی قیمت وصول کرنے کا حق آزاد ورلڈ ہی کو ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ آج کل چندے کا بازار بھی مندا ہو رہا ہے"

چونکہ حق وصول کے متعلق جو وجوہات پیش کی گئی ہیں۔ ان سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اگر احرار یہ کاروبار شروع کر دیں۔ انہیں کوئی روکاوٹ پیش نہ آئیگی

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کا جلسہ سیرۃ المسیح ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء

سیالکوٹ میں سیرۃ المسیح کا زنانہ سالانہ جلسہ ۲۶ مئی پانچ بجے شام منعقد کیا گیا۔ جس میں کچھ غیر احمدی مستورات بھی تشریف لائیں۔ ساجدہ بیگم نے تلاوت کی اور نعت پڑھی۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے جلسہ کی غرض وغایت بتاتے ہوئے آیہ استخلاف تلاوت فرما کر نصف گھنٹہ تک اس کی تفسیر پر تقریر فرمائی۔ جو موقع کے لحاظ سے نہایت اہم وضروری تھی۔ امۃ الاسلام نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچپن وجوانی کے زمانہ کو پیش کر کے بتایا۔ کہ آپ اس عمر میں بھی کیسے پاکیزہ انسان تھے۔

نظیر بیگم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر لکھا ہوا مضمون پڑھا۔ مبارکہ بیگم کا مضمون "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان دشمنوں کی نظر میں" بہت خوب تھا۔

فہمیدہ بیگم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے بیان کئے۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے اپنی مختصر تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات اسلام بیان کیں اور ستارہ بیگم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیاب زندگی پر مختصر سا مضمون پڑھا۔ پونے آٹھ بجے دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

سیکرٹری لجنہ سیالکوٹ شہر

ماہوار رپورٹ لجنہ اماء اللہ گجرات

لجنہ اماء اللہ گجرات کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت محترمہ استانی برکت بی بی صاحبہ پریذیڈنٹ بتاریخ ۲۳ مئی۔ ۸ بجے بمکان پریذیڈنٹ صاحبہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مبارک احمد۔ شریف بیگم۔ امۃ الحفیظ۔ امۃ الرؤف نے نہایت خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد صدر صاحبہ نے مالی وجانی وعلمی قربانی پر نہایت مؤثر و بلند پایہ تقریر کرتے ہوئے بہنوں کو احمدی خواتین کے فرائض سے آگاہ کیا۔ اور بدلائل یہ ثابت کیا۔ کہ ہر رنگ میں دین کو دنیا سے مقدم رکھنے پر ہی ہماری حقیقی نجات ہے۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشنز بھی متفقہ طور پر پاس ہوئے۔

نمبر ۱۔ فیشن پرستی کے مقابلہ پر سادہ لباس کو رواج دیا جائے۔ اس پر تمام نوجوان بچیوں نے اقرار کیا۔ کہ ہم سادہ لباس پہنیں گی۔

نمبر ۲۔ احمدی خواتین فضول رسموں کو ترک کرنے اور دیگر بہنوں سے کرانے کے لئے اپنا نمونہ پیش کریں۔

آخر میں نصرت سلطانہ نے ایک مضمون پڑھا جس میں از روئے قرآن کریم ثابت کیا۔ کہ سلسلہ نبوت جاری ہے۔ اور پھر بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار۔ شریف بیگم اسسٹنٹ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گجرات۔

فلسطین میں کس طرح امن قائم ہو سکتا ہے

فلسطین کا ملک ان دنوں شدید ہنگاموں، فتنہ و فساد - اور بد امنی کی آماجگاہ بنا ہوا ہے - آتشزدگی - بم بازی - اور قتل و غارت کے واقعات - اضلاع ملک میں اس کثرت سے ہو رہے ہیں - کہ اگر چندے یہی کیفیت رہی - تو یہ خونین ڈرامہ جو وہاں کھیلا جا رہا ہے - ملک کو تباہ کر کے رکھ دے گا - آئے دن رائٹر کی خبر رساں ایجنسی کے ذریعہ جنگ و جدال - اور محاربہ و قتال کی ایسی خونچکاں خبریں آ رہی ہیں - کہ جن سے معلوم ہوتا ہے - یہ خونین مظاہرات ہنگامی - اور اضطراری حیثیت نہیں رکھتے بلکہ ان کی تہ میں بعض ایسے اسباب و علل ہیں - جو نہایت گہرے اور مستقل ہیں - اور جن کا تعلق برطانیہ کی اس پالیسی سے ہے - جو اس نے یہودیوں کو اس ملک میں اہل ملک کی مرضی کے صریح خلاف جن میں مسلمان اور عیسائی دونوں اقوام شامل ہیں - آباد کرنے کے متعلق اختیار کر رکھی ہے - یہودیوں کے فلسطین میں داخلہ کی تحریک نے جب سے جنم لیا ہے - اور جب سے لارڈ بالفور کے اعلان کے ماتحت یہودی فلسطین میں جو خالص عربوں کا ملک ہے آ کر آباد ہونے شروع ہوئے ہیں - اہل فلسطین کو لمحہ بھر بھی آرام اور سکون نصیب نہیں ہو سکا - ہر صبح ان کے لئے پیام مصیبت اور ہر شام ان کے ناقابل برداشت تکالیف کا پیش خیمہ رہی ہے - اس وقت تک اگر اعراب فلسطین، خاموشی کے ساتھ ان مصائب و آفات - اور اس غیر منصفانہ سلوک کو جو حکومت کی طرف سے ان کے ساتھ روا رکھا جا رہا ہے - برداشت کرتے چلے آئے ہیں - تو اس لئے آئینی ذرائع سے اپنے جائز مطالبات کو منوانا چاہتے تھے - چنانچہ ان کی طرف سے متعدد بار یہودیوں کے داخلہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی - ڈیپوٹیشن بھیجے گئے - مگر ان کی ہر آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی - اور ان پر یہ بات پوری طرح واضح ہو گئی - کہ حکومت ان کی کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہیں - یہی وجہ ہے کہ وہ آگ جو اس وقت تک اہل عرب کے سینوں میں دبی ہوئی تھی - اور آہستہ آہستہ سلگ رہی تھی - اب بھڑک اٹھی ہے - اور اس نے نہایت خطرناک صورت اختیار کر لی ہے حکومت کی پالیسی جو لارڈ بالفور کے اعلان سے ظاہر ہے - یہ ہے کہ فلسطین کو ارض یہود بنا دیا جائے - اور عربوں کو محکوم و مجبور کر کے کتم عدم میں دھکیل دیا جائے - اور ان کی قومی زندگی کو ابدی نیند سلا دیا جائے - اس بات نے انہیں انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے - اور وہ نتائج و عواقب سے کلی طور پر بے نیاز ہو کر میدان عمل میں کود نے پر مجبور ہو گئے ہیں - اگرچہ سر آرتھر واچوپ ہائی کمشنر فلسطین عربوں کے اس سیل بے پناہ کو روکنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں - اور مسلح فوجیں طلب کر لی گئی ہیں - لیکن یاد رکھنا چاہیئے - کسی قوم کا جذبہ خود داری توپوں کی گرج - ہوائی جہازوں کی آتش فشانی اور افواج قاہرہ کی نمائش سے دبایا نہیں جا سکتا اور اگرچہ اہل فرنگ اپنی یہود نوازی کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے قوت اور طاقت کے زور سے ان کی زبانوں کو خاموش کر سکتے - اور ان کے جسموں کو قید و بند کی زنجیروں میں جکڑ سکتے ہیں - لیکن اس جذبہ اور احساس کو جو ان میں پیدا ہو چکا ہے - کچلا نہیں جا سکتا -

ان حالات میں حکومت کا فرض ہے کہ تدبر، حزم اور احتیاط سے معاملات کو سلجھانے کی کوشش کرے - آج تک کا تجربہ بتا رہا ہے - کہ محض طاقت کے استعمال سے ان پیچیدہ گتھیوں کا سلجھانا ممکن نہیں - پس آئندہ خطرات سے بچنے کے لئے سب سے بہترین اور موزوں طریق یہی ہے کہ لارڈ بالفورڈ ڈیکلریشن کو منسوخ کر کے یہودیوں کو فلسطین پر قابض ہونے سے روک دیا جائے - فلسطین کو جو خالص عربوں کا ملک ہے - اور عربوں کے قومی مفاد اس سے وابستہ ہیں - یہودیوں کے سرمایہ کی دستبرد کا شکار بنانا ہرگز قرین انصاف نہیں - یہودیوں کے ملک میں جارحانہ پالیسی اور عربوں پر اقتدار قائم کرنے کی کوشش سے عربوں کو اس وقت تک جو قومی اور انفرادی نقصان پہونچ چکا ہے - اس کی ذمہ داری بھی انہیں پر عائد ہوتی ہے - جو یہودیوں کو بلا وجہ قابل الطاف سمجھے ہوتے ہیں - اور ان کی ہر طرح سے حوصلہ افزائی کر رہے ہیں - الغرض حکومت برطانیہ کے لئے اب بھی موقع ہے - کہ وہ حالات پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے اس پالیسی کو بدلنے کی کوشش کرے - جو اس قدر ہنگاموں اور معرکہ آرائیوں کا موجب بن رہی ہے ؛

مسجد شہید گنج کے متعلق میاں فضل حسین کا مدبرانہ اعلان

لاہور ۲۸ مئی - میاں سر فضل حسین کا مندرجہ ذیل بیان جو انہوں نے ذاتی حیثیت میں دیا ہے اخبارات میں شائع ہوا ہے :-

پہلا مرحلہ

(۱) مسلمانوں نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کا فیصلہ کیا ؛

(۲) حکومت نے ایک سینیر جج کی خدمات وقف کر دیں - اور جملہ سہولتیں بہم پہونچائیں ؛

(۳) عدالت کے فیصلے مسلمانوں کے خلاف ہوئے ہیں - انہیں جج کی نیت پر شبہ نہیں کرنا چاہیئے - وہ قانون سے دست و گریبان ہو سکتے ہیں - مگر ایک جج اس بات پر مجبور ہے کہ رائج الوقت قانون کے مطابق فیصلہ کرے -

(۴) اب کیا کرنا چاہیئے :-

ا - جو وکلا مقدمہ چلاتے رہے ہیں - ان سے مشورہ لیا جائے - اور ان کے مشورہ پر عمل کیا جائے

ب - اس مقصد کے لئے مسٹر جناح نے جو کمیٹی مقرر کی تھی - اس سے مشورہ کیا جائے ؛

پنجاب کے مسلمانوں نے یہ معاملہ مسٹر جناح کے ہاتھوں میں سونپا تھا - انہیں لازم ہے کہ مسٹر جناح سے مشورہ طلب کریں - اور جہاں تک ممکن ہو - ان کی رائے پر عمل کریں -

دوسرا مرحلہ

(۱) اگر وکلا مزید قانونی چارہ جوئی کرنے کا مشورہ دیں - تو قانونی چارہ جوئی کی جائے اور اگر وہ یہ مشورہ دیں - کہ اگزیکٹو حکومت کو کسی خاص اقدام پر مائل کیا جائے - تو مجھ سے رجوع کیا جائے ؛

(۲) مسٹر جناح اور ان کی جماعت کو پورا پورا موقعہ دیا جائے کہ وہ تمہاری امداد کر سکیں - اگر وہ ناکام رہیں - تو انہیں معاف کر دیا جائے اور یہ سمجھا جائے - کہ انہوں نے اس معاملہ میں امکان بھر کوشش کی ؛

تیسرا مرحلہ

لہذا میں ؟ (۱) جب ہم دوسرے مرحلہ کے آخر پر پہونچ جائیں گے - اور اپنی تمام کوششوں میں ناکام رہیں گے - تو میں آپ کو واضح طور پر اور نہایت صاف بیانی کے ساتھ بتا دوں گا - کہ میں ایسے وقت میں ذاتی طور پر کیا رویہ اختیار کرونگا - اور آپ کو کیا مشورہ دونگا ؛

(۲) اس اثنا میں آپ کو مشورہ دونگا کہ آپ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں - یہ وقت آپ کے صبر، آپ کے استقلال اور خداوند تعالے پر آپ کے اعتماد کے امتحان کا وقت ہے حقائق سے قطع نظر کرنا نہیں چاہیئے - ہم حکومت برطانیہ کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہے ہیں ہم برطانوی ہند میں اقلیت میں ہیں - اور وہ بھی ایک کمزور اقلیت - ہم ایک محکوم جماعت ہیں - ہمارے ہمسایوں کا رویہ ہماری طرف بہت زیادہ دوستانہ، منصفانہ یا ہمدردانہ نہیں رہا - ہم نے گذشتہ چند سالوں میں تھوڑی سی ترقی کی ہے - ابھی ہمیں مذہباً اخلاقاً تعلیم اقتصادیات اور سیاست میں اپنے آپ کو بہت بہتر بنانا ہے - ہماری ہستی ہماری عزت اور ہماری خود داری کو دھمکی دی گئی ہے ان کی حفاظت تو ہم کر سکتے ہیں - قومیں شکست بھی کھاتی ہیں - انہیں دقتیں اور مشکلات بھی پیش آتی ہیں - صبر استقلال عقلمندی اور ارادے کے ساتھ ان پر عبور ہو سکتا ہے

مجلس اقوام کی اپنے مقصد میں ناکامی کی وجوہات

آج جبکہ اٹلی حبشہ کو بربریت سے فتح کرکے مسرت کے شادیانے بجا رہا ہے۔ یہ سوال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ ایسی جمعیۃ الاقوام کے وجود کا فائدہ ہی کیا۔ جس کا ایک رکن محض حرص و آز کی خاطر دوسرے رکن پر حملہ کر دے۔ لیکن جمعیۃ رکن ضعیف کے دفاع اور رکن جابر کو کیفر کی سزا کے لئے مؤثر ذرائع عمل میں نہ لا سکے حالانکہ اس جمعیۃ کا مقصد وحید ہی یہ ہے۔ کہ جنگ و جدال کو دُنیا سے ناپید کر دیا جائے۔ اور بین الاقوامی جھگڑوں کا جو جنگ و جدال پر منتج ہوا کرتے ہیں۔ مجلس الاقوام کے ذریعہ تصفیہ کیا جائے۔

ہم مجلس الاقوام کی سترہ سالہ زندگی پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کہ اس نے چند ایک مفید کام بھی سرانجام دیئے مثلاً مختلف ممالک میں وباؤں کے استیصال کی کوشش۔ غرباء میں امدادی رقوم کی تقسیم مزدوروں کی شکایات کا ایک حد تک ازالہ وغیرہ۔ لیکن یہ امور مقاصد مجلس کے لحاظ سے محض ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ مجلس نے اپنی بین الاقوامی عدالت کے ذریعہ بین الاقوامی تنازعات کے تصفیہ کی بھی ایک حد تک مفید اور مؤثر کوشش کی ہے۔ اور اس کے ذریعہ وہ کچھ جھگڑوں کو روکنے میں کامیاب بھی ہو چکی ہے لیکن ایسے امور میں لیگ کی کامیابی ارکان متعلقہ کی نیک نیتی اور صلح جوئی پر مبنی ہے۔ نہ کہ لیگ کے مؤثر دفاعی ذرائع کی زیر بار احسان مزید برآں مجلس نے قوموں کے درمیان مخفی معاہدات کی بھی روک تھام کی ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہمیں مجلس میں بہت سے خامیاں نظر آتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ اس کے ارکان اپنے اندر صحیح جذبۂ ہمدردی نہیں رکھتے۔ ان میں صلح جوئی کی اصل روح موجود نہیں۔ وہ جب مجلس الاقوام کے اجلاس میں شریک ہوتے ہیں۔ تو صلح جوئی کی روح ان کی تقاریر کے ہر لفظ سے عیاں ہو گی۔ لیکن جب جلبِ منفعت کی خواہش کی وجہ سے ان میں سے کسی کی للچائی ہوئی نظر کسی سمت اٹھے گی۔ تو ہمدردیٔ خلق اور صلح جوئی کے تمام دعاوی بالائے طاق رکھ دیئے جاتے ہیں۔ یہی بڑی وجہ مجلس کی ناکامی کی ہے۔ اسے اس وقت تک کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ جب تک اس کے ارکان کو امنِ عامہ کی قدر و قیمت کا صحیح احساس و اندازہ نہ ہو۔ اور جب تک ان کے قلوب میں صلح و امن کے قیام کی خاطر حقیقی قربانی کا جذبہ پیدا نہ ہو۔ لفظی دعاوی جو اپنے اندر تصنع کا رنگ رکھتے ہیں۔ قیامِ امن کے لئے چنداں مفید نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ ان کے ساتھ حقیقی ہمدردی کا جذبہ شامل نہ ہو۔

حال ہی میں انگلستان کے وزیر اعظم نے مجلس الاقوام کی ہیئت ترکیبی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ قیامِ امن میں ناکامی کی وجہ فی الحقیقت یہ ہے۔ کہ تمام ممالک نے تاحال اس کی رکنیت اختیار نہیں کی۔ اس لئے لیگ کا اثر و اقتدار چند ایک اقوام تک محدود ہے۔ لیگ کی خامیوں کی یہ وجہ بھی قرینِ قیاس ہے۔ اس لئے کہ حریص قومیں جب یہ دیکھتی ہیں۔ کہ بہت سے ایسے ممالک موجود ہیں۔ جو لیگ میں شامل نہیں۔ اور وہ لیگ کی امداد کے بغیر اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں۔ تو وہ لیگ سے اپنے مقصد کی تکمیل کی خاطر علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ لیگ تبھی مفید نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ جب کہ ہر قوم اور حکومت کو یقین ہو جائے۔ کہ لیگ کی رکنیت کے بغیر اس کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ اور یہ کہ لیگ ہی اس کی صیانت کر سکتی ہے۔ آج تمام اقوامِ عالم بالخصوص امریکہ سپین اور روس کے رکنِ مجلس نہ ہونے کی وجہ سے لیگ عہد شکن ارکان پر وہ اثر نہیں ڈال سکتی۔ جس کا بصورتِ دیگر امکان تھا۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ لیگ دراصل انگریزوں اور فرانسیسیوں کی خواہش اثر و اقتدار کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ ورنہ ان میں قیامِ امن کی صحیح تڑپ موجود نہیں۔ جو انہیں اس مقصد کے حصول کے لئے قربانی پر آمادہ کر سکے یہ دونوں حکومتیں اپنے مفاد کو دیگر اقوام کے مفاد پر مقدم رکھتی ہیں۔ لیکن اگر دیگر ممالک کے ساتھ امریکہ اور روس جیسی حکومتیں بھی لیگ کی رکن بن جائیں۔ تو وہ فرانس اور انگلستان کو ان کے ذاتی مفاد کی تکمیل سے روکنے میں کامیاب ہو سکیں گی۔

لیگ کی موجودہ ہیئت ترکیبی میں اہم نقص یہ ہے۔ کہ اس کے پاس طاقت نہیں ایک رکن اگر خلاف ورزیٔ عہد کرے۔ تو لیگ کے پاس اخلاقی اثر کے علاوہ کوئی مؤثر ذریعہ نہیں۔ جس پر عمل پیرا ہو کر وہ عہد شکنی کی سزا دے سکے۔ طاقت کا فقدان ہی دراصل جرمنی کی لیگ سے علیحدگی کا محرک ہوا۔ لیگ اس کے خلاف آئیں بائیں شائیں کرکے محض لفظی جنگ و جدال کے بعد خاموش ہو گئی۔ اس کے علاوہ بیچاری کر بھی کیا سکتی ہے۔ گو چند ایک تعزیرات ایسی موجود ہیں۔ جو ارکان سے متقاضی ہیں۔ کہ اگر لیگ کسی ملک پر حملہ کرنے کا فیصلہ کرے۔ تو مجلس کی رکن حکومتوں کو اس کا ساتھ دینا ہوگا۔ لیکن ایسا فیصلہ ارکان تبھی کر سکتے ہیں۔ جبکہ وہ یہ بوجھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ خواہ کس قدر ہی انہیں مفاد قومی قربان کرنے پڑیں۔ مگر ان کو کیا پڑی ہے۔ کہ خواہ مخواہ کسی کمزور رکن کی حفاظت یا لیگ کے اثر و اقتدار کو صدمہ سے بچانے کی خاطر اپنے سر پر بارِ عظیم اٹھائیں۔ اور خواہ مخواہ بلا مول لیں۔

لیگ کا اقتدار قائم کرنے کا واحد ذریعہ یہ ہے۔ کہ تمام اقوام اپنے اسلحہ جات سامانِ جنگ اور اپنی افواج کا انتظام لیگ کے ہاتھ میں دیدیں۔ تا لیگ ان مشکلات سے عہدہ برآ ہو سکے۔ جن کا اُسے اس وقت سامنا ہے۔ قرآن مجید سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اجتماعی دفاع ہی مؤثر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اعدوا لھم ما استطعتم تم سب جمع ہو کر ان کے مقابلہ کی جتنی تم سے ہو سکے تیاری کرو۔ پھر فرمایا۔ قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ان اقوام سے جو فتنہ و فساد کی باعث ہوں تم سب لڑو۔ پس اگر تمام اقوام دُنیا اسلحہ جات و افواج لیگ کے سپرد کر دیں۔ تو وہ اس قابل ہو سکے گی۔ کہ فتنہ و فساد کے استیصال کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کر سکے۔

ارکان لیگ کی اخلاقی پستی بھی لیگ کے اقتدار کو کم کرنے کا باعث ہو رہی ہے جرمنی نے جبکہ وہ کمزور حالت میں تھا۔ کچھ معاہدے کئے۔ اس کا اخلاقی فرض تھا کہ ان معاہدات پر قائم رہتا۔ لیکن جونہی وہ سر اٹھانے کے قابل ہوا۔ اس نے ان معاہدات کے خلاف علمِ بغاوت بلند کر دیا۔ جب تک یہ اخلاقی پستی قوموں میں موجود ہے۔ اس وقت تک لیگ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور اخلاق کی اصلاح مذہب کے تعاون کے بغیر ناممکن ہے۔ سامانِ جنگ ظاہری اصلاح کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن باطنی و قلبی اصلاح جو مستقل و پائیدار ہے۔ مذہب ہی کر سکتا ہے۔ اور اس کے بغیر ظاہری اصلاح کالعدم ہے۔

پس لیگ اگر کامیابی کا منہ دیکھنا چاہتی ہے۔ تو اسے اسلحہ جات پر قبضہ کرنے کی کوشش کے ساتھ ہی مذاہبِ عالم کا تعاون بھی حاصل کرنا چاہیئے۔ اور مذہبی مبلغوں کے لئے آسانیاں اور سہولتیں پیدا کی جائیں۔

(محبوب عالم خالد)

"الفضل" کے قارئین لاہور سے ضروری گزارش

دی مدانڈیا ایڈورٹائزنگ بیورو کی دلی خواہش ہے۔ کہ قارئین کی خدمت میں الفضل کا پرچہ لاہور ریلوے سٹیشن پر پہونچنے کے بعد جلد سے جلد پہنچائے۔ اس کے لئے دو ایک نئے ملازم رکھے جائیں گے۔ چونکہ وہ آپ کے مکانات سے واقف نہ ہونگے۔ اس لئے احتمال ہے۔ کہ آپ کو پرچہ دیر سے ملے۔ یا بالکل نہ ملے۔ لہٰذا درخواست ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو الفضل کا خریدار ہے۔ اپنے ایڈریس سے مکمل طور پر دفتر میں اطلاع دے۔ ایڈریس اتنا مکمل ہو۔ کہ ایک اجنبی شخص بھی آسانی سے آپ کا مکان تلاش کر سکے۔ موجودہ تقسیم کنندگان "الفضل" میں سے اگر کوئی کسی وجہ سے اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہ ہو۔ تو بھی تقسیم پرچوں میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ لیکن جب ایڈریس مکمل طور پر دفتر میں موجود ہونگے۔ تو ہم کسی نئے

سٹار ہوزری کی جرابوں کے متعلق مبلغ فلسطین کی رائے

میں نے فلسطین میں دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کی تیار کردہ جرابیں منگوائی تھیں۔ اکثر احباب جماعت نے ان جرابوں کو خرید کر استعمال کیا۔ اور پسند کیا۔ یہ جرابیں میرے تجربہ میں عمدہ جرابیں ہیں۔ اگرچہ فلسطین میں رسوم جمرکیہ کے باعث یہ گراں نظر آتی ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ جرابیں اپنی ذات میں اچھی چیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقی کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار۔ ابوالعطاء الجالندھری قادیان ۲/۳/۳۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمود علی شاہ ولد سردار امیر علی شاہ ذات قریشی سکنہ موضع سابقی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۸/۵/۳۶ دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ستار ولد گاہرا ذات جولیہ سکنہ چک ۱۹۴ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۴/۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۶/۵/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی کھتو ولد رکھو ذات ڈوگہ سکنہ چک ۱۹۶ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۱۸/۵/۳۶ دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی غلام محمد ولد بہادر ذات ڈوگہ سکنہ چک ۱۶۶ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۷/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۱۸/۵/۳۶

دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

روما۔ ۲۷ مئی کہا جاتا ہے۔ کہ بڈوگلیو حبشہ واپس نہیں جائے گا۔ اس لئے مارشل گدیزیانی کو حبشہ کا وائسرائے مقرر کیا جائے گا۔

کوبلنز (جرمنی) ۲۸ مئی جرمنی کے ۲۶۷ راہبوں کے خلاف بداخلاقی کے الزام میں فوجداری عدالت میں مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اس مقدمہ کے متعلق ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ملزموں کی تعداد تو زیادہ ہو جاتی۔ مگر جس وقت گرفتاریاں شروع ہوئیں۔ ۶۰۰ راہب ہالینڈ چلے گئے۔

شملہ ۲۸ مئی۔ ملک معظم ایڈورڈ ہشتم کی رسم تاج پوشی ۱۲ مئی ۱۹۳۷ء کو ادا کی جائے گی۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اخبارات میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ مسٹر بالڈون وزیر اعظم کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن ہو رہی ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ انہیں اس عہدہ سے برطرف کر دیا جائے۔ اب معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ملک معظم ایڈورڈ ہشتم کی رسم تاج پوشی کے بعد آپ ریٹائر ہو جائیں گے

بیت المقدس ۲۸ مئی۔ فلسطین کی شورش بدستور جاری ہے۔ اور عربوں کے مسلح دستے پہلے سے بھی زیادہ دلیری سے مظاہرہ کر رہے ہیں۔ علی الخصوص ان کے اقدامات شمالی فلسطین میں تو نہایت بیجا رہے ہیں۔

الہ آباد ۲۷ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے فلسطین کی صورت حالات کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے اہل فلسطین کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ اور کہا۔ کہ فلسطین میں بھی ہندوستان کی طرح برطانیہ کی ملوکیت پرستی کے خلاف جدوجہد ہو رہی ہے اس ملک میں آزادی کی جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک اسے آزادی حاصل نہیں ہو جاتی۔ نیز کہا۔ کہ تمام وہ لوگ جو آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور ملوکیت پرستی کے خلاف سرگرم عمل ہیں اہل فلسطین کے ہر اس اقدام کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کریں۔ جو وہ برطانیہ کی حکمت عملی کے خلاف اختیار کریں۔

لدھیانہ ۲۸ مئی۔ لدھیانہ میں گذشتہ شب سکھ مسلم فساد ہو گیا۔ واقعات یوں ہیں۔ کہ نہ معلوم سکھوں نے باوجود روکنے کے ایک مسجد کے سامنے گیت گانے پر اصرار کیا جس سے مسلمانوں اور سکھوں میں دست بدست لڑائی شروع ہو گئی۔ لیکن پولیس نے فوراً موقع پر پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا۔

استنبول ۲۸ مئی۔ ٹرکی کی اطلاع مظہر ہے کہ دولما باغچہ محل میں لارڈ لائیڈ نے کمال اتاترک سے ملاقات کی۔

جرمنی ۲۸ مئی۔ ایک جرمن اخبار لکھتا ہے کہ اگر اطالیہ نے مصر پر حملہ کیا۔ تو اسے کروڑوں مسلمانوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جو سارے یورپ میں آگ لگا دیں گے۔ کیونکہ حبشہ کی جنگ اور اس کے انجام نے تمام عرب اور اسلامی دنیا کی آنکھیں کھول دی ہیں۔

شملہ ۲۸ مئی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبجاتی آزادی کے افتتاح کے موقع پر ہندوستان کے چار صوبوں یعنی بنگال بہار۔ سرحد۔ اور آسام کے گورنر ریٹائر ہو جائیں گے۔ اب زیر غور مسئلہ یہ ہے۔ کہ آیا ان گورنروں کی مدت ملازمت میں توسیع کر دینا زیادہ مناسب ہے۔ یا نئی صوبجاتی حکومتوں کا آغاز بھی جدید گورنروں سے ہو۔

پٹنہ ۲۸ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی کہ زبردست بارش کی وجہ سے دریائے کملا میں طغیانی آگئی ہے۔ اور دریا کے دونوں طرف سینکڑوں دیہات زیر آب ہیں۔ اور ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے۔

کابل (بذریعہ ڈاک) علیا حضرت ملکہ معظمہ والدہ اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ نے یتیم خانہ مستورات کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ایک لاکھ ۴۵ ہزار افغانی روپیہ کا گرانقدر عطیہ عطا کیا ہے۔ اور اس بارے میں صدر اعظم کے نام ایک فرمان ارسال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ملک افغانستان کی رفاہیت و سعادت کے سوا مجھے اور کسی چیز کی آرزو نہیں۔ میں ہمیشہ مملکت افغانستان کی ترقی کو بنظر استحسان دیکھتی ہوں۔ میری ہمیشہ سے یہی دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ افغانستان کو مدارج اعلیٰ تک پہونچائے۔

کانپور ۲۸ مئی۔ شائی پروا میں جو تھانہ نواب گنج کے قریب واقع ہے۔ آدھ درجن کے قریب اچھوت گھرانے اسلام قبول کر چکے ہیں۔

بیت المقدس ۲۸ مئی۔ برطانوی سپاہی جسے عربوں نے حال میں مجروح کر دیا تھا۔ آج ہسپتال میں مر گیا۔

دمشق ۲۸ مئی۔ گذشتہ ہفتہ شامی ترکی سرحد پر ڈاکوؤں کی ایک جماعت سے جو ۳۱ اشخاص پر مشتمل تھی۔ ترکی فوجی دستہ کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ یہ لوگ ترکی علاقہ میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ چار گھنٹے تک مقابلہ ہوتا رہا۔ تین ڈاکو ہلاک ہوئے باقی شامی علاقہ کی طرف بھاگ گئے۔ اور ۲۲۶ گٹھڑیاں چھوڑ گئے۔

جنیوا ۲۸ مئی۔ مؤتمر اسلامی نے جو جنیوا میں مستقل طور پر قائم ہے۔ ایک تجویز منظور کی ہے۔ جس میں مسلمان سلاطین سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ فلسطین کے معاملہ میں مداخلت کریں۔ اور انگریزوں کو توجہ دلائیں۔ کہ وہ یہودیوں کے داخلہ کو روک دیں۔

بیت المقدس ۲۸ مئی۔ بیت المقدس اور نبلوس کے درمیان سڑک پر عربوں اور انگریزی فوجوں اور پولیس کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی۔ فوج اور پولیس نے گولیوں کی ایک سو باڑیں ماریں۔ برطانوی فوج یا پولیس کا کوئی آدمی ہلاک نہیں ہوا۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) اطالوی افسروں نے حبشہ کے مفتوحہ علاقہ میں ایسے سرکاری ملازمین کو ارسال کیا ہے۔ جو عوام الناس کو فسطائی سلام سے آگاہ کرنے کے علاوہ ان سے حلف وفاداری لیتے ہیں تمام ریلوے سٹیشنوں پر اطالوی جھنڈے نصب کئے گئے ہیں۔ اطالوی افسروں نے چند یمنیوں کو حبشہ سے فی الفور نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ عربوں اور مصریوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ اطالوی افسروں کے رجسٹروں میں اپنے نام اور پتے درج کرائیں۔

لنڈن۔ ۲۸ مئی۔ بیت المقدس سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ آج برطانوی فوج اور پولیس کو امن قائم کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ گذشتہ شب بیسان میں آبادکاروں کی فصلیں جلا دی گئیں۔ اور جن لوگوں نے آگ بجھانے کی کوشش کی۔ ان پر فائر کئے گئے۔ ایک امریکن یہودی ساہوکار کی جائداد تباہ کر دی گئی۔

ہاربن ۲۸ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک سو چینی ڈاکوؤں نے ریلوے لائن کی ایک برانچ پر حملہ کر دیا اور ٹرین کو پٹڑی سے اتار دیا۔ جس کے نتیجہ میں ۱۳ اشخاص ہلاک اور ۱۰ مجروح ہوئے۔ ہلاک شدگان میں جاپانی فوج کے دو کپتان بھی ہیں۔

کلکتہ ۲۸ مئی۔ کلکتہ میں ایک کارخانہ میں تیل کے ٹینک پھٹنے سے ۱۲ اشخاص ہلاک اور دو مجروح ہو گئے۔

امرتسر ۲۸ مئی گیہوں حاضر دو روپے ۵ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے چاندی دیسی ۵۳ روپے ۶ آنے اور سونا دیسی ۵۰ روپے ہے

کراچی ۲۸ شمالی سندھ میں طوفان باد سے شدید نقصان کی اطلاع موصول ہوئی ہے بہت سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے اور چھتیں اڑ گئیں۔ ایک جھونپڑی کی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی